سپریم کورٹ رپوٹس-[2003]-ایس-یو-پی-پی-2-ایس-سی-آر

ایچ ایم ٹی لمیٹڈ اور دیگر
بنام
پی سبارایودو اور دیگران

7اگست2003

[کے-جی-بالاکرشنن اور بی-این-سری کرشنا، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

رضا کارانہ سبکدوشی اسکیم-سرکاری شعبے کے اداروں اور ملازمین کے درمیان سروس کی شرائط پر بندوبست اور اجرتوں میں ترمیم-مؤثر مدت کے لیے ریٹائر ہونے والے ملازم کی اجرتوں میں ترمیم-اس کے بقایا جات کی ادائیگی-پی ایس یو کی مالی کارکردگی میں بہتری اور ادائیگی کی ذمہ داری-منعقد: چونکہ بندوبست کی شق کے مطابق بقایا جات کی ادائیگی مالی کارکردگی میں بہتری سے مشروط تھی، اس لیے پی ایس یو کو اس وقت تک ادائیگی کرنے سے انکار کرنا جائز نہیں تھا جب تک کہ نقصانات مکمل طور پر ختم نہ ہو جائیں-چونکہ مالی کارکردگی میں اس حد تک بہتری نہیں آئی ہے کہ پوری ذمہ داری ایک بار میں ادا کی جا سکے، پی ایس یو نے ایک سال کے وقفے میں 3 مساوی قسطوں میں بقایا جات کی ادائیگی کرنے کی ہدایت کی-ہدایات جاری کی گئیں-قوانین کی تشریح۔

عمل اور طریقہ کار:

ایس ایل پیز-اس سے پہلے اسی طرح کے معاملے پر ایس ایل پیز کی خلاصہ برخاستگی-منعقد کی گئی: متعلقہ نہیں، کیونکہ انہوں نے قانون کے کسی اصول/سوال کا فیصلہ نہیں کیا-خصوصی اجازت کی درخواست پر غور کرنے کے لیے اس عدالت کی بے حسی کا صرف اشارہ ہے۔

اپیل کنندہ، جو کہ ایک سرکاری شعبے کا ادارہ ہے، نے اپنے اداروں میں رضا کارانہ سبکدوشی اسکیم متعارف

کرائی تھی۔اس کے ملازمین کی ایک بڑی تعداد نے اس اسکیم سے فائدہ اٹھایا۔ بعد میں، ملازمین اور پی ایس یو نے سروس کے حالات میں بہتری اور اجرت میں ترمیم کے لیے بات چیت کی اور ایک بندوبست پر پہنچے۔ملازمین کے دونوں زمروں، یعنی وہ جو ملازمت میں ہیں/ ملازمت چھوڑ چکے ہیں، نے اپنی اجرت میں ترمیم کی وجہ سے بقایا جات کی تقسیم کا دعوی کیا تھا۔اپیل گزاروں نے بندوبست کی شق 13 کے مطابق بقایا جات اس بنیاد پر تقسیم کرنے سے انکار کر دیا کہ ان کی مالی کارکردگی میں کوئی بہتری نہیں آئی کیونکہ انہیں مسلسل نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ملازمین نے مختلف ہائی کورٹس میں عرضی درخواستیں دائر کیں۔ہائی کورٹ نے بقایا جات کی ادائیگی کی ہدایت کی۔اس لیے، ناراض پی ایس یو نے موجودہ اپیلیں دائر کیں۔اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ بندوبست کی شق 13 کے مطابق کمپنی کی مالی کارکردگی میں بہتری کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے پر مشاہدہ کیا جائے گا تب ہی پی ایس یو اس طرح کے بقایا جات کی ادائیگی کے لیے جوابدہ ہوگا؛ اور چونکہ کمپنی کی مالی کارکردگی میں کوئی بہتری نہیں آئی تھی، اس لیے کوئی جوابدہی نہیں تھی۔

اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے، عدالت۔

منعقد:.1.1 بندوبست کی شق 13 میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ بقایا جات کی ادائیگی تمام جمع شدہ نقصانات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے بعد ہی کی جائے گی۔اس میں محض یہ کہا گیا ہے کہ یہ مالی کارکردگی میں بہتری کے وقتاً فوقتاً جائزے پر کیا جائے گا۔لہذا، اپیل کنندہ کو اس بنیاد پر کسی بھی بقایا کو تقسیم کرنے سے انکار کرنے کا سخت موقف اختیار کرنا جائز نہیں تھا کہ جمع شدہ نقصانات برقرار رہے۔یہ واضح طور پر ایک غیر معقول موقف تھا اور ہائی کورٹس نے اپیل کنندہ کو ادائیگی کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے رٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرنا جائز قرار دیا۔تاہم، وہ ایک بار میں بقایا جات کی مکمل تقسیم کی ہدایت دینے میں جائز نہیں تھے۔[E،D،C-320]

1.2۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مالی کارکردگی میں بہتری آئی ہے، پھر بھی ساتھ ہی مالی کارکردگی میں اس حد تک بہتری نہیں آئی تھی کہ پوری ذمہ داری ایک ہی بار میں ادا کی جا سکے۔اپیل گزار کو کچھ زائد وقت دینا ضروری ہوگا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مالی بہتری کا رجحان تبدیل نہ ہو۔لہذا، عدالت عالیان کے فیصلوں میں اس حد تک ترمیم کی جاتی ہے کہ بندوبست اور اس کے نفاذ کے بعد اپیل کنندہ کمپنی کی مالی کارکردگی میں کچھ بہتری آئی؛ کہ بندوبست کی شق 13 کے تحت بقایا جات کی ادائیگی کے لیے اپیل کنندہ کی ذمہ داری جزوی طور پر پیدا ہو گئی ہے؛ کہ اپیل کنندہ تمام اہل ملازمین کو 1.1.1992 سے 31.3.1995 کی مدت کے دوران قابل ادائیگی بقایا جات کا

55 فیصد، ان کی اہلیت کی حد تک، تین ماہ کی مدت کے اندر تقسیم کرے گا؛ اور یہ کہ بقایا جات کی بقایا رقم کا حساب لگایا جائے گا۔ اور تمام اہل ملازمین کو بالترتیب 31 مارچ 2005، 31 مارچ 2006 اور 31 مارچ 2007 کو یا اس سے پہلے تین مساوی سالانہ قسطوں میں تقسیم کیا گیا۔ [B،A-321؛H-E-320]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کا دیوانی اپیل نمبر 6121-6158۔

ڈبلیو اے نمبر 494، 540، 541، 542، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 556، 557، 566، 568، 569، 570، 571، 572، 595، 596، 598، 599، 600، 601، 611، 613، 616، 623، 638، 642، 643، 697 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ کے فیصلے اور حکم سے۔،698، 702/2002،478،492،2002 کا 529۔

کے ساتھ

2003 کا سی۔ اے نمبر کا 7483-7792، 6159-6186، 6197-6231، 6232-6259،6260۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی راؤ، کے کستوری اور راجیش مہالے۔

جواب دہندگان کے لیے ٹی بال ریڈی، کے راجیو، کیپٹن کے کے روہتاگی، پروین جین، جی رام کرشن پرساد، محمد واسی خان، کے سی سدرشن، جینت متھوراج، ٹی این راؤ، اے رمیش، مسز بنوتمٹا، مسز انیل کٹیار اور ڈی ایس مہرا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

سری کرشنا، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ کرناٹک عدالت عالیہ کے ذریعے نمٹائی گئی مختلف عرضی اپیلوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ انفرادی معاملات میں حقائق کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے کیونکہ تمام مقدمات کی بورڈ کی خصوصیات ایک جیسی ہیں اور قانون کا سوال یکساں ہے۔

ان تمام معاملات میں اپیل کنندہ ہندوستان مشینز ٹولز لمیٹڈ ہے جو محکمہ پبلک انٹر پرائزز کے زیر انتظام ایک سرکاری شعبے ادارہ ہے۔ محکمہ پبلک انٹر پرائزز (جسے اس کے بعد ڈی پی ای کہا گیا ہے) نے رضا کارانہ سبکدوشی اسکیموں کو متعارف کرانے کے معاملے میں پبلک سیکٹر انٹر پرائزز کو رہنما خطوط دیتے ہوئے ایک آفس میمورنڈم جاری کیا۔ 31 مارچ 1989 کو اپیل کنندہ کمپنی نے اپنے اداروں میں مختلف دفتری احکامات کے ذریعے رضا کارانہ سبکدوشی اسکیم متعارف کرائی۔ 20 اکتوبر 1992 کو یا اس کے قریب ایک دوسری رضا کارانہ سبکدوشی اسکیم متعارف کرائی گئی جس نے فوائد میں قدرے توسیع کی۔ ملازمین کی ایک بڑی تعداد-افسران اور کارکنوں دونوں نے رضا کارانہ سبکدوشی اسکیموں سے فائدہ اٹھایا۔

اپیل کنندہ کے ملازمین کی خدمت کی شرائط اپیل کنندہ کی انتظامیہ اور افسران اور کارکنوں کی نمائندگی کرنے والی تسلیم شدہ یونینوں کے درمیان اجتماعی معاہدوں کے ذریعے زیر انتظام ہوتی ہیں۔ اگرچہ پچھلے معاہدے کی میعاد 31 دسمبر 1991 کو ختم ہوگئی تھی، اور یونینوں کی طرف سے مذاکرات کے لیے مطالبات کا ایک نیا چارٹر پیش کیا گیا تھا، لیکن اپیل کنندہ کی انتظامیہ اکتوبر 1991 میں حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کی وجہ سے اجرتوں اور خدمت کی دیگر شرائط پر نظر ثانی کے لیے بات چیت جاری رکھنے سے قاصر تھی، جس میں بھارت ی ملازمت کی شرائط پر دوبارہ بات چیت پر پابندی تھی۔ یہ ممانعت جون 1993 تک یا اس کے آس پاس تک جاری رہی جس کے بعد سروس کی شرائط پر دوبارہ بات چیت پر پابندی ختم کر دی گئی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کی انتظامیہ اور ٹریڈ یونینوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی۔ دریں اثنا، انتظامیہ نے اپریل 1994 میں تمام ملازمین کو اس واضح سمجھ کے ساتھ کہ مذکورہ پیشگی رقم کو حتمی اجرت کے بندوبست کے نتیجے میں پیدا ہونے والے جوابدہات کے خلاف ایڈجسٹ کیا جانا جوابدہ ہے یا اس کے متبادل کے طور پر کہ اسے موجودہ آمدنی سے وصول کیا جائے گا، ایک وقتی ایڈ ہاک ریکوریبل ایڈوانس دیا تھا۔

جب مطالبات کے چارٹر کے حوالے سے بات چیت جاری تھی، انتظامیہ کا موقف یہ تھا کہ اس کی مالی

حالت کافی خراب ہوگئی تھی اور بہت زیادہ نقصانات جمع ہوئے تھے۔ مسلسل نقصانات کے اس پس منظر میں ایک بندوبست طے پایا۔

فریقین کے درمیان اجتماعی سودے بازی کے نتیجے میں 23.4.1995 کا بندوبست ہوا جس نے اجرتوں اور خدمت کی دیگر شرائط میں کافی حد تک ترمیم کی۔ اگرچہ بندوبست کی تاریخ 23.4.1995 ہے، لیکن اسے اصل میں مئی سے اکتوبر 1995 کے دوران مختلف دفتری احکامات کے ذریعے مختلف اکائیوں میں نافذ کیا گیا تھا۔

بندوبست کی شق 10 میں کہا گیا ہے کہ تصفیہ 1.1.1992 سے 31.12.1996 تک پانچ سال کی مدت کے لیے فعال ہوگا۔ شق 12 اس طرح پڑھتی ہے:

"شق 12.1 - آفس آرڈر نمبر 01 / 94 مورخہ 7 اپریل 1964 کے تحت ڈبلیو.جی کیڈر کے کارکنوں کو ادا کی گئی وقتی قابل وصولی ایڈوانس کی وصولی اس وقت کی جائے گی جب بقایا جات کی ادائیگی، اگر کوئی ہے تو اس تصفیہ کی شق 13.1 کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

12.2 - اس بندوبست سے پیدا ہونے والی کسی بھی دوسری وصولی کو بھی جب بھی بقایا جات کی ادائیگی کی جائے گی/ایڈجسٹ کیا جائے گا، جس کا فیصلہ اس بندوبست کی شق 13.1 کے مطابق کیا جائے گا۔

بندوبست کے تحت بقایا جات کی ادائیگی کے سوال کے حوالے سے، بندوبست کی شق 13 درج ذیل فراہم کرتی ہے:

"شق 13- 1.1.1992 سے 31.3.1995 تک کے بقایا جات کے ساتھ ساتھ کمپنی کی مالی کارکردگی میں بہتری کے وقتاً فوقتاً جائزے کی بنیاد پر فوائد اور سہولیات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

جبکہ شق 13 ان ملازمین کو واجب الادا بقایا جات کی ایڈجسٹمنٹ سے متعلق ہے جو خدمت میں تھے، شق 15 ان ملازمین سے متعلق ہے جو 1.1.1992 سے بندوبست پر دستخط کرنے کی تاریخ تک کی مدت کے دوران

سبکدوشی، رضا کارانہ سبکدوشی یا موت کی وجہ سے کمپنی کی خدمت میں نہیں رہے تھے۔ شق 15 درج ذیل فراہم کرتی ہے:

"شق 15.1 - وہ کارکن جنہوں نے سبکدوشی کی وجہ سے کمپنی کا ملازم رہنا چھوڑ دیا، 1.1.1992 سے اس بندوبست پر دستخط کرنے کی تاریخ تک کی مدت کے دوران موت پر وی آر ایس/ رضا کارانہ سبکدوشی حاصل کر کے اس بندوبست کی شق 13.1 کے تابع شرح کی بنیاد پر بقایا جات کے اہل ہیں۔ اس طرح 1.1.1992 کے بعد برطرفی، ڈسچارج اور استعفے کی وجہ سے علیحدگی پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

15.2 - جن کارکنوں نے وی آر ایس کا انتخاب کیا تھا وہ صرف مذکورہ بالا شق 13.1 کے تحت بقایا جات کے اہل ہوں گے اور انہیں پہلے سے ادا کیے گئے وی آر معاوضے پر نظر ثانی نہیں کریں گے:

15.3 - یونین اس بات پر متفق ہیں کہ اس بندوبست کی کرنسی کے دوران کسی بھی معاملے کو دوبارہ نہ کھولیں یا کوئی نیا مطالبہ نہ کریں جس سے کمپنی پر اضافی مالی بوجھ پڑے، سوائے ان کے جو اوپر شق 13.1 میں مذکور ہیں۔

وہ ملازمین جو بندوبست پر دستخط کرنے/ اس پر عمل درآمد کی تاریخ تک خدمت میں نہیں تھے، نے مطالبہ کیا کہ 1.1.1992 سے خدمت کی نظر ثانی شدہ شرائط کے ماضی سے نافذ ہونے کا فائدہ انہیں دستیاب کرایا جائے جیسا کہ خدمت میں ملازمین کے معاملے میں ہوتا ہے۔ چونکہ اس مطالبے کو قبول نہیں کیا گیا، اس لیے ایسے کئی ملازمین نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ اور کرناٹک عدالت عالیہ کے سامنے عرضی درخواستیں دائر کیں۔ اس موضوع پر فریقین کے درمیان مختلف قانونی چارہ جوئی کی تفصیلات کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے کیونکہ ایک دوسرے کے بعد آنے والے مختلف فاضل ججوں کے فیصلوں میں یہ خیال لیا گیا ہے کہ درخواست گزار بندوبست کو دیئے گئے ماضی سے متعلق اثر کی وجہ سے پیدا ہونے والے بقایا جات کی فوری ادائیگی کے حقدار ہیں۔

اپیل کنندہ کمپنی نے بندوبست کے تحت بقایا جات کی ادائیگی کرنے کی اپنی ذمہ داری پر اختلاف نہیں کیا، نہ صرف خدمت میں موجود ملازمین کو، بلکہ ان ملازمین کو بھی جنہوں نے 1.1.1992 سے لے کر اس تاریخ تک ملازمت چھوڑ دی تھی جب وہ ملازمت میں تھے۔ دعوے کی مخالفت کرنے کے لیے زور دیا گیا واحد دلیل تھی کہ

بندوبست کی شق 13 کے تحت 1.1.1992 سے 31.03.1995 تک کی مدت کے بقایا جات کا سوال صرف ' کمپنی کی مالی کارکردگی میں بہتری کے وقتاً فوقتاً جائزے' پر مبنی ہوسکتا ہے، جس میں، اپیل کنندہ کے مطابق، بالکل بہتری نہیں آئی تھی۔ اپیل کنندہ نے زور دے کر کہا کہ مالی سال 1992-93 سے لے کر ان تاریخوں تک جن پر رٹ درخواستیں دائر کی گئیں، نہ صرف مالی کارکردگی میں کوئی بہتری آئی ہے بلکہ اس کی مالی کارکردگی بھی خراب ہوئی ہے۔ آندھرا پردیش اور کرناٹک کی ہائی کورٹس اس دلیل سے متاثر نہیں ہوئیں اور بقایا جات کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ ہم یہاں یہ بھی ذکر کرسکتے ہیں کہ انفرادی ملازمین کے ایسے دو مقدمات جہاں بقایا جات کی ادائیگی کی ہدایت کی گئی تھی، اس عدالت کے سامنے اسپیشل لیو پٹیشنز (ج) نمبر 18556 اور 2000 کی 18765 کے ذریعے لائے گئے تھے اور اس عدالت نے 24.11.2000 پر اس مشاہدے کے ساتھ مختصر طور پر مسترد کر دیا تھا: "ایس ایل پیز کو برخاست کر دیا جاتا ہے۔"

اس حقیقت کے پیش نظر کہ دو خصوصی اجازت کی درخواستیں مختصر طور پر مسترد کر دی گئیں، جواب دہندگان کا کہنا ہے کہ تمام موجودہ خصوصی اجازت کی درخواستیں بھی مسترد کر دی جانی چاہئیں۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم مذکورہ خصوصی رخصت کی درخواستوں کی سمری برخاستگی کو کسی اصول یا قانون کے سوال کا فیصلہ کرنے کے طور پر پڑھنے کے لیے مائل نہیں ہیں بلکہ محض دو انفرادی مقدمات میں خصوصی اجازت کی درخواستوں پر غور کرنے کے لیے اس عدالت کی بے حسی کی نشاندہی کے طور پر ہیں۔

اپیل کنندہ کے وکیل، شری راؤ نے زور دے کر کہا کہ اگرچہ اپیل کنندہ 23 اپریل 1995 کے بندوبست کی شرائط کے تحت بقایا جات کی ادائیگی کی اپنی ذمہ داری سے اختلاف نہیں کرتا ہے، لیکن اپیل کنندہ اس طرح کے بقایا جات کی ادائیگی کی اپنی ذمہ داری سے سنجیدگی سے اختلاف کرتا ہے۔ موجودہ موقع پر۔ وہ دعوی کرتا ہے کہ شق 13 کی وجہ سے ادائیگی کا وقت اپیل کنندہ انتظامیہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس بارے میں کہ آیا" کمپنی کی مالی کارکردگی میں بہتری آئی ہے" کا تعین "وقتاً فوقتاً جائزہ" کے ذریعے کیا جانا ہے؛ اس وقتاً فوقتاً جائزہ لینے کے بعد، انتظامیہ مطمئن تھی کہ مالی کارکردگی میں کوئی مطلوبہ بہتری نہیں ہوئی۔ لہذا اپیل کنندہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ 1.1.1992 سے ان ملازمین کو بقایا جات کی تقسیم کے لیے جو خدمت میں نہیں تھے، ابھی وقت نہیں آیا تھا۔

دونوں طرف فاضل وکلاء نے ہمیں مالی سالوں 1991-92 سے 2000-01 کے دوران کمپنی کی بذریعہ کردگی کی جھلکیوں کے بارے میں بتایا ہے۔ اس سے ہم دیکھتے ہیں کہ مالیاتی سال 1998-99 سے کمپنی کی

مالی کارکردگی میں مسلسل بہتری آئی ہے۔ مالی اعداد وشمار سال 1998-99 کے دوران 3657 لاکھ روپے کا خالص نقصان اور سال 2000-01 کے دوران 2441 لاکھ روپے کی خالص آمدنی ظاہر کرتے ہیں۔ اسی عرصے کے دوران کمپنی کی مجموعی مالیت 2410 لاکھ روپے سے بڑھ کر 5414 لاکھ روپے ہوگئی۔ تاہم، اپیل کنندہ کمپنی کے ماہر وکیل نے ہماری توجہ جمع شدہ نقصانات کے اعداد وشمار پر مرکوز کرنے کی کوشش کی جو کہ 1998-99 میں روپے 139.60 لاکھ، 1999-2000 میں روپے 436.51 لاکھ اور 2000-01 میں روپے 379.99 لاکھ ہیں۔ یہاں بھی، اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ کمپنی سال کے آخری حصے میں جمع ہونے والے نقصانات کو کافی حد تک کم کرنے میں کامیاب رہی۔ ہمیں سال 2000-02 کے اعداد وشمار بھی دکھائے گئے۔ اس سال کی خالص آمدنی 1024 لاکھ روپے تھی اور 31 مارچ 2002 کو جمع ہونے والے نقصانات 368 کروڑ روپے تھے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ 31 مارچ 2003 تک جمع شدہ نقصانات تقریباً 403.33 کروڑ ہوں گے۔

ان اعداد وشمار کی بنیاد پر یہ پیش کیا گیا کہ بندوبست کے تحت بقایا جات کی تقسیم کی ذمہ داری کو پورا کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے۔ ہمارے خیال میں، دلیل غیر مستحکم ہے۔ شق 13 میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ بقایا جات کی ادائیگی تمام جمع شدہ نقصانات کے مکمل طور پر ختم ہونے کے بعد ہی کی جائے گی۔ اس میں محض یہ کہا گیا ہے کہ یہ مالی کارکردگی میں بہتری کے وقتاً فوقتاً جائزے پر کیا جائے گا۔ لہذا، ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ اس بنیاد پر کسی بھی بقایا جات کو تقسیم کرنے سے انکار کرنے کا سخت موقف اختیار کرنے میں جائز نہیں تھا کہ جمع شدہ نقصانات برقرار رہے۔ یہ واضح طور پر ایک غیر معقول موقف تھا اور ہائی کورٹس کو اپیل کنندہ کو ادائیگی کرنے کی ہدایت دینے میں اپنے عرضی دائرہ اختیار کا استعمال کرنے میں جائز قرار دیا گیا۔ تاہم، ہم اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ ہائی کورٹس کو ایک ہی بار میں بقایا جات کی مکمل ادائیگی کی ہدایت دینے میں جواز پیش کیا گیا۔ ہم اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ مالی کارکردگی میں بہتری آئی ہے، پھر بھی ساتھ ہی ہم اس بات سے بھی مطمئن نہیں ہیں کہ مالی کارکردگی میں اس حد تک بہتری آئی ہے کہ پوری ذمہ داری کو ایک ہی بار میں ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کو کچھ زائد وقت دینا ضروری ہوگا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مالی بہتری کا رجحان الٹ نہ جائے۔

نتیجے میں، ہم جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور کرناٹکا اور آندھرا پردیش ہائی کورٹس کے فیصلوں میں ترمیم کرتے ہیں:

(A) یہ مانا جاتا ہے کہ 23.4.1995 کے بندوبست اور اس کے نفاذ کے بعد اپیل کنندہ کمپنی کی مالی

کارکردگی میں کچھ بہتری آئی ہے۔

(B) یہ مانا جاتا ہے کہ مذکورہ بندوبست کی شق 13 کے تحت بقایا جات کی ذمہ داری ادا کرنے کی اپیل کنندہ کی ذمہ داری جزوی طور پر پیدا ہوئی ہے۔

(C) یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اپیل کنندہ آج سے تین ماہ کے اندر تمام اہل ملازمین کو، ان کی اہلیت کی حد تک، 1.1.1992 سے 31.3.1995 کی مدت کے دوران قابل ادائیگی بقایا جات کا 55 فیصد تقسیم کرے گا۔

(D) مذکورہ بالا واجب الادا بقایا جات کی بقایا رقم کا حساب لگایا جائے گا اور تمام اہل ملازمین کو بالترتیب 31 مارچ 2005، 31 مارچ 2006 اور 31 مارچ 2007 کو یا اس سے پہلے تین مساوی سالانہ قسطوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

اپیلوں کو اخراجات کے حوالے سے بغیر کسی حکم کے نمٹا دیا جاتا ہے۔

ایس۔کے۔ایس

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:42
I am the author of this
document